یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہو سکیں گے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵۲

اخبار اہلحدیث

نمبر (۲) جلد (۱۲)

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔۔ مے

رؤسا و جاگیرداران سے ۔۔۔ للعہ

عام خریداران سے ۔۔۔ ے

ششماہی عہ

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۲ پنس

ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا تصفیہ بذریعہ خط وکتابت طے ہو سکتا ہے

جملہ خط وکتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

امرتسر۔ مورخہ ۲۳ ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۳۔ نومبر ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

ہندو مسلم اتفاق

آجکل اخباروں میں یہ مضمون گشت کر رہا ہے کہ ہندو مسلم اتفاق کی ضرورت ہے۔ اور کسطرح ہو سکتا ہے۔ اسکی وجہ یہ پیش آئی ہے کہ آجکل گورنمنٹ جنگ کی وجہ سے پریشانی میں ہے۔ اس لئے ہم ہندی رعایا کو باہمی کشش بڑھا کر گورنمنٹ کی پریشانی کو نہ بڑھانا چاہئے۔ بلکہ مثل انگلینڈ اور آئرلینڈ کے باہم شیر و شکر ہو کر یک جہت ہو جانا چاہئے۔

وجہ مصالحت تو معقول ہے۔ مگر اس کی وجوہات اور طرق میں اختلاف ہے۔ اہلحدیث ایک مذہبی گروہ ہے۔ اس کی حیثیت مذہب کے اندر ہے۔ اسلئے اسکا طریق استدلال مقدم وہ ہدایت ہوگی۔ جو مذہب کی جانب سے صادر ہوں۔ پولیٹکل اور ملکی دلایل اسکی نگاہ میں وہ وقعت نہیں رکھ سکتے۔ جو مذہبی دلایل رکھتی ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ دونوں قومیں ایک ملک کی رہنے والی ہیں۔ ایک دوسرے کی پڑوسی ہیں بلکہ ایک گونہ دوسرے سے خون کا تعلق بھی ہے۔ پھر لڑائی کیا۔ اور جنگ کیا۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ

وجہ بیگانگی نہیں معلوم
جہاں کے تم ہو وہاں کے ہم بھی ہیں

اسلام ملکی اور پڑوسی بھائیوں کے ساتھ محبت اور سلوک کی ہدایت کرتا ہے۔ لیکن سب سے مقدم یہ دیکھنا ہے۔ کہ باوجود اتنے تعلقات کے لڑائی کیوں ہے۔ اور کس طبقے میں ہے۔ بعد تلاش تمام لڑائی کے سبب قرار دئے جاتے ہیں۔ عید البقرہ پر گائے کی قربانی اور محرم پر تعزیئے۔ ہنود اس بات سے ناراض ہوتے ہیں کہ گائے کی قربانی کی جائے۔ مسلمان اس پر مصر ہوتے ہیں کہ کریں گے۔ غرض ان دونوں کی لڑائی اس شعر کی مصداق ہوتی ہے

ملک الموت کو ضد ہے کہ میں جان لیکے ٹلوں
سربسجدہ ہے مسیحا کہ میری بات رہے

دونوں قومیں اپنے اپنے دعوے پر بضد مصر ہیں کچھ شک نہیں کہ ہز مجسٹی امیر حبیب اللہ خاں صاحب شاہ کابل نے اپنی سیاحت کے ایام میں ہندوؤں کے جذبات کا خیال کر کے صرف مسلمانوں کو گائے کی قربانی سے منع فرمایا تھا کیونکہ انہوں نے مقرر گائے کی قربانی نہ کرنے کی وجہ یہی بتلائی تھی۔ کہ ہندوستان کی ایک بڑی قوم اس قربانی سے ناراض ہوتی ہے مگر اہلحدیث کی نگاہ سب سے مقدم مذہبی ہدایات پر ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم پہلے مذہبی ہدایات پر تامل کریں۔ کہ آیا مذہب اسلام میں گائے کی قربانی کرنی جائز ہے یا نہیں۔ اس کا مختصر جواب یہی ہے۔ کہ جائز ہے۔ اور ہم ان لوگوں کی ادا اور طریق عمل سے متفق

نہیں ہیں جنکی شکایت مسافر آگرہ ان لفظوں میں کرتا ہے۔

"تمام کے مسلمان ان تہواروں کو ہر ممکن طریقہ پر ہندوؤں کی دل آزاری کا موجب بنانا بھی شعار اسلام سمجھتے ہیں" (مسافر ۴ اکتوبر)

نگرانی گذارش کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ نیت کا حال سوائے خدا کے کسی کو معلوم نہیں۔ ہم نے جہاں تک [illegible] قربانی کے متعلق دیکھا ہے۔ کسی مسلمان کے دل میں یہ خیال نہیں پایا۔ کہ میں اسلئے قربانی کرتا ہوں کہ ہندؤں کو ستاؤں۔ البتہ ایک مذہبی حکم ہے۔ اس لئے مسلمانوں کی نسبت ایسا خیال کرنا ہمارے خیال میں بدگمانی ہے۔

رہا تعزیوں کا معاملہ۔ سو اس کی بابت اہلحدیث کی بحیثیت مذہب کھلی رائے ہے۔ کہ یہ مذہبی حکم نہیں ہے۔ اس لئے بند کرنے کے قابل ہیں۔ تعزیہ داروں کی نیت کی بابت اگر کہا جائے۔ کہ ہندؤں کی دل آزاری کو دخل ہے۔ تو ہو سکتا ہے۔

یہ ہماری مذہبی رائے ہے۔ اب ہم پولیٹیکل طور سے اس مسئلہ پر بحث کرنا چاہتے ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ گورنمنٹ کا منشاء کسی مذہب کی جانچ اور تحقیق کرنے سے نہیں۔ بلکہ یہ ہے کہ جو قوم کسی رسم کو اپنے مذہب میں داخل سمجھتی ہے۔ گورنمنٹ اوسکو ایسا ہی سمجھکر اوسکی حفاظت کرتی ہے اور کریگی۔ اس اصول سے قربانی اور تعزیہ کی رسم جو مدت سے مسلمانوں میں چلی آتی ہے۔ پولیٹیکل نگاہ میں جائز ہے۔ اور گورنمنٹ کا فرض ہے کہ انکی حفاظت کرے۔ چنانچہ گورنمنٹ اپنے فرض کو آج تک بڑی جانفشانی اور محنت سے ادا کرتی رہی ہے۔

اب غور طلب بات یہ ہے۔ کہ فساد کس کی طرف سے ہے۔ کچھ شک نہیں کہ قانون کا منشاء ہے۔ کہ جائز کام کرنے والا مفسد نہیں۔ بلکہ جائز کام سے روکنے والا مفسد ہے۔ گذشتہ ایام میں آمین بالجہر کا مقدمہ مابین مقلدین اور اہلحدیث تھا۔ جسکی اپیل چیف کورٹ لاہور میں پیش ہوئی۔ تو جناب چیف کورٹ نے اسی اصول سے لکھا۔ کہ آمین بالجہر کہنا ایک جائز فعل ہے۔ جائز فعل فساد نہیں بلکہ جائز سے روکنا فساد ہے۔

اسی اصول کے مطابق ہم کو دیکھنا چاہئے کہ قربانی اور محرم میں ہندؤں کی طرف سے جو مزاحمت ہوتی ہے۔ وہ فساد ہے یا نہیں۔ کیونکہ دونو رسمیں پولیٹیکل نقطۂ خیال سے جائز ہیں۔

ہم اس منطق کے سمجھنے سے قاصر ہیں جو ہندو کہتے ہیں۔ کہ ہمارے نزدیک گائے پاک جانور ہے۔ (بہت خوب) آریہ سماجی جو ہندؤں کے اس خیال میں مذہبی نقطۂ خیال سے تعلق نہیں رکھتے۔ مگر انکا بھی چاہتا ہے۔ کہ ہندؤں کی اس رائے میں شریک رہیں۔ اسلئے اون کا طرز استدلال اور ہے۔ وہ کہتے ہیں گائے کے چونکہ ملکی فوائد ہیں۔ اس لئے اس کی حفاظت کرنی چاہئے۔ تاکہ گھی دودھ اور زراعت کو ترقی ہو۔ مانا مگر اس کے معنے یہ نہیں۔ کہ مسلمانوں کے ایک جائز کام میں رکاوٹ پیدا کی جاوے۔

علاوہ اس کے محرم میں تو ہندؤں کا کوئی نقصان نہیں۔ پھر کیوں آئے دن فساد ہوتے رہتے ہیں۔ اسکے جواب میں مسافر آگرہ کہتا ہے۔ کہ مسلمان ہندؤں سے دو باتوں کا سخت مطالبہ کرتے ہیں۔ اوّل ایام محرم میں ہندو اپنی خوشی کی تقریب پر بھی باجہ نہ بجاویں دوم تعزیہ کے رستہ میں کسی پیپل کی شاخیں لٹک رہی ہوں۔ تو اون کو کٹوایا جائے۔ خواہ وہ پیپل ہندو کی ملکیت ہو۔ ان دونوں مطالبات کی بابت مسافر کہتا ہے۔

"یہ دونوں مطالبات قطعی بیہودہ اور لچر ہیں"

ہم بھی مسافر کی تائید کرتے ہیں مگر غور کریں۔ تو اصل مقدمہ میں مسافر نے ذکری مسلمانوں کو دلائی ہے۔ کیونکہ جسطرح مسلمانوں کا یہ مطالبہ کہ ہندو ہماری خاطر باجہ نہ بجاویں۔ بقول مسافر فضول اور لچر ہے۔ اسیطرح ہندوؤں کا یہ مطالبہ کہ مسلمان ہمارے پوتر جانور کو ذبح نہ کریں۔ (مسافر کی اصطلاح میں انہی الفاظ کا حقدار ہے یا نہیں؟) کوئی فرق نہیں۔

اس تقریر سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ مسافر کی وکالت نادان دوست کی حمایت سے بہتر نہیں ہے۔ سچ ہے سہ

تراازدہا گر بود یار غار
ازاں بہ کہ جاہل بود غمگسار

مختصر یہ ہے۔ کہ ہندو مسلم اتفاق کے ہم حامی ہیں۔ بلکہ متمنی ہیں۔ اسی لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم ہی اسکا طریق بتلا دیں ہمارے خیال میں اس مصالحت کے دو طریق ہیں۔

(الف) دونوں قومیں اتفاق سے مشترک کمیشن بنا دیں۔ جن میں جملہ رسومات متنازعہ کو پیش کرا کر فیصلہ کرایا جاوے جو رسم بحیثیت مذہب جائز ثابت ہو۔ اوس کو بند کیا جائے۔ خواہ وہ ہندؤں کی ہو یا مسلمانوں کی

(ب) پہلی صورت نہ ہو سکے تو گورنمنٹ کے پولیٹیکل اصول کے مطابق جو قوم جس رسم کو اپنی مذہبی رسم کہے۔ دوسری قوم بھی اوسکو اوس کی مذہبی رسم سمجھکر اس میں مزاحمت نہ کرے۔ خواہ وہ رسم ہندؤں کی بت پرستی کی ہو۔ یا مسلمانوں کی تعزیہ سازی کی۔

ہمارے خیال میں یہ دو صورتیں ہندو مسلم اتفاق کی ہیں۔ جن میں سے بحیثیت مذہب ہم پہلی کو ترجیح دیتے ہیں۔ اور بحیثیت پولیٹیکل دونوں ٹھیک۔ اور اپنا عندیہ ان دو لفظوں میں ظاہر کرتے ہیں سہ

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہیں ہم وطن ہے ہندوستاں ہمارا

جنگِ یورپ

ترکی جنگ میں مسلمان کیا کریں گے؟

عرصہ سے یہ سوال اخباروں میں گشت کر رہا ہے کہ ترکی سلطنت اگر جنگ میں کود پڑے۔ تو ہندوستان کے مسلمان کیا کرینگے۔ اسلامی اخبارات کا جواب گو الفاظ میں مختلف تھا۔ مگر معنے میں متفق آج جو یہ پریشان کن خبر آئی ہے۔ کہ جس امر کا خطرہ لگ رہا تھا۔ وہ وقوع پذیر ہو گیا۔ یعنی ترک بھی آلودہ جنگ ہو گئے۔ تو اس سوال نے نئے سرے سے شکل دکھائی۔ کہ اب مسلمانانِ ہند کیا کریں گے؟

سوال کنندوں کا منشاء معلوم ہوتا ہے۔ کہ چونکہ مسلمانانِ ہندوستان کو ترکوں سے مذہبی اتحاد ہے۔ اسی اتحاد کی وجہ سے جنگ طرابلس بلقان میں مسلمانوں نے ہمدردی کا اظہار بھی کیا۔ مگر اب جو ترکوں نے بمقابلہ گورنمنٹ انگریزی جرمنی سے ملکر کارروائی شروع کی ہے۔ اس موقع پر مسلمانانِ ہند کیا کریں گے؟

ہمارے خیال میں اس سوال کا جواب بہت آسان ہے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے۔ کہ جواب کی آسانی پر نظر کر کے ہمیں سائلین پر تعجب آتا ہے۔ کہ انہوں نے اس سوال کو کیوں اتنی اہمیت دی۔ مسلمانانِ ہند وہی کریں گے۔ جو مندرجہ مثال سے ثابت ہوتا ہے۔

"ایک شخص کا بھائی کسی فوجداری مقدمہ میں ماخوذ ہے۔ دورانِ مقدمہ میں وہ اوس کے لئے خوب زور لگاتا ہے کہ کسی طرح الزام سے بری ہو جاوے۔ ماتحت عدالت سے نکلکر محکمہ اپیل تک جاتا ہے۔ مگر جب اعلیٰ محکمہ میں بھی ناکام رہکر دیکھتا ہے۔ کہ اوس کے بھائی کو جیل میں لئے جاتے ہیں۔ تو اوس وقت وہ اپنی تمام قوت اور ہمدردی کا خاتمہ کر دیتا ہے۔ اور خاموش ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔ یہانتک کہ بعض اوقات اوسکو اپنی آنکھوں سے پھانسی پر لٹکا ہوا دیکھتا ہے۔ مگر کوئی ناجائز حرکت نہیں کرتا"

اس مثال کے کیا معنے ہیں؟ سنئے!

مسلمانانِ ہند اگر یہ کہیں کہ ترکوں سے ہماری ہمدردی نہیں تو جھوٹ کہتے ہیں۔ اور دھوکہ دیتے ہیں جس کو کوئی دانشمند قبول نہیں کرے گا۔ اس لئے ہم نے جو مثال دی ہے۔ اوس کو ملحوظ رکھکر سوچئے۔ تو اس مشکل سوال کا جواب مل سکتا ہے۔ کہ مسلمانانِ ہندوستان کیا کرینگے۔ وہی کریں گے جو قانون اون کو اجازت دیگا۔ جسطرح ملزم کا بھائی دورانِ مقدمہ میں اپنے بھائی کی رہائی کے لئے کوشش کرتا ہے۔ اس لئے کہ قانون اوسکو اجازت دیتا ہے مگر بعد فیصلہ جب قانون اسکو روک دیتا ہے تو خاموش بیٹھ جاتا ہے۔ جنگ طرابلس اور بلقان میں مسلمانوں نے چندہ دیا۔ ہمدردی کی کیونکہ قانون وقت نے اون کو ایسا کرنے کی اجازت دی تھی۔ یہاں تک کہ نیک دل ملکہ اور اون کی بیگم صاحبہ نے چندوں کی نہ صرف تحریک کی بلکہ شرکت بھی فرمائی۔ اس لئے مسلمانوں کو بھی حوصلہ ہوا۔ اب جو وقت اوس کے برخلاف ہے۔ تو مسلمانانِ ہند بقول؎

"چلو تم اودہر کو جدہر کی ہوا ہے"

وہی کریں گے۔ جس کے کرنے کی قانون اور گورنمنٹ اجازت دیں گے۔ اور بس۔

معذرت

اخبار کے کاتبوں میں سے ایک بیمار ہو۔ دوسرے کو بھائی کی شادی میں مصروفیت رہی۔ اسلئے متفرق طاہر بمشکل جو سطعے لکھائے گئے۔ آئندہ پورے آٹھ صفحہ ہونگے۔ انشاءاللہ

منیجر

رشی نمبر پر ریویو

نمبر ۲

رشی نمبر کی بابت ہم نے گذشتہ پرچہ میں لکھا ہے۔ کہ وہ آریوں کے اخبار پرکاش کا ایک خاص پرچہ ہے۔ جس میں خاص سوامی دیانند کی صفت و ثنا کی گئی ہے۔ اوسکے ریویو کا ایک نمبر گذشتہ پرچے میں کیا گیا ہے اور آج دوسرا نمبر کیا جاتا ہے۔

گذشتہ نمبر میں ہم نے سوامی دیانند کے جگت گرو ہونے کی حیثیت پر گفتگو کی ہے۔ آج ہم اون کی نرم یا درشت کلامی پر بحث کرتے ہیں۔ کیونکہ رشی نمبر میں ایک مضمون اس عنوان کا بھی ہے۔ کہ "سوامی دیانند سخت کلامی کرتے تھے؟" اس میں مضمون نگار نے تمام دنیا کے برخلاف یہ دعویٰ کیا ہے۔ کہ سوامی جی کا طرزِ عمل نہایت شیریں تھا۔ آپ اس عجیب دعوے پر جو دلیل لائے ہیں وہ اس سے بھی عجیب ہے۔ لکھتے ہیں۔

"اگر یہ بات صحیح ہوتی۔ تو سر سید احمد خان ایسے مسلمان اور پادری سکاٹ جیسے عیسائی اون کے مرنے پر ان الفاظ میں اپنا غم ظاہر نہ کرتے۔ جنہیں انہوں نے کیا۔"

حالانکہ امر واقع یہ ہے۔ کہ سوامی جی بہت سخت کلام اور دل آزار تھے۔ مگر چونکہ اونکی تحریر و تقریر عموماً سنسکرت یا ہندی ناگری میں تھیں۔ جن سے سر سید احمد خاں اور پادری صاحب جیسے بالکل ناواقف تھے۔ اس لئے وہ صرف یہ سنکر کہ ایک شخص برہمن خاندان کا ہندو بت پرستی کا رد کرتا ہے۔ اون کی تعریف کرتے اور اُن کی موت پر افسوس کرتے تھے۔ کسی شخص کی تعریف کرنے سے واقعات اصلیہ چھپ نہیں سکتے۔

سوامی جی کی بڑی سوانحعمری میں ہم اس بات

کا ثبوت پاتے ہیں۔ کہ آپ سخت کلام اور دلآزار تھے۔ ایک موقع پر جلسہ میں جہاں کلکٹر صاحب ضلع اور کمشنر صاحب بھی شریک تھے سوامی نے ہندوؤں اور عیسائیوں کے حق میں ایسی سخت کلامی کی۔ کہ دوسرے روز کمشنر صاحب نے منتظم جلسہ کو بلا کر کہا۔

"اپنے پنڈت صاحب کو کہہ دو۔ کہ ایسی سخت کلامی سے پرہیز کیا کریں"

(دیباچہ سوانح ص)

اس واقعہ کے علاوہ ہم سوامی جی کے دلآزار الفاظ کی فہرست بھی دے سکتے ہیں۔ جو انہوں نے خاص مسلمانوں کے حق میں استعمال کئے ہیں جو بنہایت اختصار سے درج ذیل ہیں۔ ستیارتھ پرکاش اردو طبع اول کے صفحات ذیل ملاحظہ ہوں۔

"شیطان سے بڑھ کر شیطنت ص۶۴۳ جنگلی لوگوں میں پاکھنڈ چلایا۔ ص۶۴۵ خدا نے یہ تحریر شیطان سے سیکھی ہوگی۔ دیکھئے خدا کی بے علمی ص۶۴۶ جو یہ کی سب باتیں فضول اور سادہ لوگوں کو بہکانے کے لئے گھڑی گئی ہیں ص۶۴۷۔ بال اسلام نے اپنا مطلب عیش و عشرت پورا کرنے کو لکھ دیا ص۶۵۳ یہ قرآن بے انصافی کی بات جاہل اور خود غرض لاعلم آدمی کی ہے خدا مسلمانوں کو فساد کرنے پر آمادہ کیوں کرتا ہے ص۶۵۸ اور دیکھئے لاعلمی کی بات قرآن کے مصنف کو علم ہیئت اور جغرافیہ نہیں آتا تھا۔ واہ واہ دیکھو جی مسلمانوں کا خدا شعبدہ بازوں کی طرح کھیل رہا ہے ص۶۶۰ بہشت کیا ہے۔ طوائف خانہ ہے ص۶۶۲ محمد صاحب کی نیت صاف نہ تھی اور سب جنگلی اور جاہل آدمی زیادہ تھے۔ اسی سبب سے ایسے خلاف از علم مذہب چل گئے ص۶۶۹ خدا دھوکا اور فریب کرتا ہے۔ خدا ہی مسلمانوں کے ساتھ جھوٹی محبت میں پھنسا ہوا ہے ص۶۷۹ خدا بڑا شیطان ہے۔ ایسی تعلیم دینے والے قرآن کی تعلیم اکنوئیں میں ڈالنی چاہیئے۔ جاہلانہ مذہب ص۶۹۱ محمد صاحب نے یہ باتیں عیش و عشرت کے لئے بنائیں ص۶۹۳۔ واہ جی واہ مسلمانوں کے خدا محمد صاحب نے اپنا مطلب نکالا ص۶۹۴ مسلمانوں کا خدا بھی شیطان کا کام کرتا ہے۔ نہ خدا کا کلام ہے نہ کسی عالم کی تصنیف ص۶۹۵ تمہارا خدا بھی ہے ص۶۹۶ ایسی جھوٹی باتوں کو خدا اور محمد صاحب بھی مانتے تھے ص۶۹۸ پاگلانہ بکواس ہے یہ سب فریب قرآن کے مصنف کا ہے ص۶۹۹ یہ قرآن خدا کا بنایا ہوا نہیں ہے۔ کسی مکار فریبی کا بنایا ہوا ہے۔ مسلمانوں کے خدا سے انصاف اور رحیم وغیرہ نیک اوصاف دور بھاگتے ہیں۔ یہ تسلیم خدا کی تو کیا کسی لائق آدمی کی بھی نہیں ہو سکتی ص۷۰۰ ایسے خدا کو ہماری طرف سے ہمیشہ تلانجلی دے ترک ہے خدا کیا ہے۔ ایک تماشہ گر ہے۔ تعجب ہے عقلمند لوگ ایسے بے بنیاد اور نامعقول مذہب کے قائل ہیں ص۷۰۸ واہ جی واہ محمد صاحب آپنے گوسائیوں کی ہمسری کی ہے۔ واہ محمد میاں۔ آپنے اچھی سوداگری جاری کی۔ عقلمند اور شریفوں کے قابل نفرت ہو گیا دیکھو محسن کشی ثابت ہوا۔ کہ مصنف قرآن علم طبیعیات کو بھی نہیں جانتا تھا۔ ص۷۱۰ وحشی لوگوں نے یہ کتاب بنائی ہے۔ واہ جی واہ خدا کی اونٹنی ص۷۱۷ ایسی باتیں جاہلوں کی ہوتی ہیں خدا اور عالموں کی نہیں۔ مسلمانوں کا خدا علم طبعی کچھ بھی نہیں جانتا۔ قرآن کا مصنف بادلوں کے علم کو بھی نہیں جانتا طرفدار۔ غیر منصف اور جاہل ہے ص۷۲۲ خدا اور شیطان میں کیا فرق ہے۔ ص۷۲۵ شیطان کا بھی اوستاد کیوں نہیں۔ یہ سب بے علمی کی باتیں ہیں۔ ایسی باتوں کو انجان لوگ مان لیتے ہیں۔ ص۷۲۸ بھلا خدا کی کتنی نادانی ہے لاعلمی کی بات ہے۔ قرآن کے مصنف کو جغرافیہ یا علم ہیئت نہ آتا تھا ایسی خلاف از عقل باتیں کیوں لکھدیا۔ اس کتاب کے معتقد بھی بے علم ہیں۔ ایسی کتاب کو وحشی لوگ بھی مانتے ہیں۔ ص۷۳۰ شائستگی کے خلاف بہت سی باتیں لکھی ہیں ص۷۳۱ ایسی فحش باتیں خدا کی کتاب میں کیا کسی شائستہ آدمی کی بھی نہیں ہو سکتیں۔ کسی گمراہ کی بنائی ہوئی ہے ص۷۳۲ خدا اور مسلمان بڑے بت پرست ہیں ص۷۳۳" (باالاختصار)

اہل حدیث۔ ان حوالجات کو دیکھکر بھی کوئی شخص کہہ سکتا ہے۔ کہ سوامی دیانند سخت کلام تھے بلکہ نرم کلام تھے۔ ایسا کہنے والے ہمیں اجازت دیں گے۔ کہ ہم بھی اپنی نرم کلامی کا ثبوت دیتے اون کے حق میں ایسے الفاظ کا استعمال کریں۔ ہرگز نہیں۔ پس سماجی مترو! ؎

آنچہ بر خود نہ پسندی بدیگراں مپسند

مسافر کی غلط بیانی

اگر ہم یہ کہیں کہ آریہ اخبار مسافر آگرہ نے غلط بیانی کی ہے تو ہمارے ناظرین ہم سے اسکو کوئی غیر معمولی بات نہ جانینگے کیونکہ اسکی تو عادت ہی یہی ہے مگر اس قسم کی غلط بیانی جو ہماری ذات سے تعلق رکھتی ہو واقعی غیر معمولی ہے ۲۴-۲۵ اکتوبر کو دانا پور (پٹنہ) میں مسلمانوں کا جلسہ تھا جسمیں خاکسار اور غازی محمود (دھرم پال) بھی مدعو تھے میرے ساتھ جو خط وکتابت تھی اسمیں صرف دو روز کا جلسہ لکھا تھا اسی کے مطابق ہم نے اپنا وقت سوچا تھا یہی سرسری تھی چنانچہ ہم شریک جلسہ ہوئے اشتہار جلسہ میں لکھا تھا کہ مخالفین اسلام اپنے شکوک رفع کرانے کی خواہش کرینگے تو وقت دیا جاویگا آریوں نے چالاکی کی کہ جلسہ کے خاتمہ پر ایک رقعہ لکھ مارا کہ آپ نے اشتہار کے مطابق وقت کب دینگے جسکا جواب جلسہ میں دیا گیا کہ جنہے لکھا تھا مخالف خواہش کرینگے تو وقت دیا جاویگا چونکہ آریوں نے خواہش کا اظہار نہ کیا یہانتک کہ جلسہ ختم ہونے کو ہے۔ اسمیں قصور کسکا ہے چنانچہ ہم دونو اپنے پروگرام کے مطابق

جسمیں لکھا ہو جسنے لکھا ہے کہ مخالفین کو شنکا سمادھان کا وقت دیا جاویگا؟

انسانوں میں سے شیطان کون ہیں

اس عنوان سے ایک مضمون آریہ گزٹ میں بغرض سوال درج ہوا ہے جسکو بغرض جواب ہم درج کرتے ہیں۔ آریہ گزٹ لکھتا ہے:-

قادیان کے فرقہ احمدی کی ایک جماعت کی طرف سے جس جماعت کو "بشیری جماعت" کہہ سکتے ہیں ایک اخبار الفضل نکلتا ہے اُس کی پیشانی پر ذیل کی سیاہ سطور لکھی ہوتی ہیں "خدا تعالےٰ نے اس بات کے ظاہر کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جاویں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔ لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وہ نہیں مانتے"۔ اس فقرے کا صاف یہ مطلب ہے کہ انسانوں میں سے جو لوگ مرزا صاحب کو نبی تصور نہیں کرتے وہ سب شیطان ہیں۔ مسلمانوں کا ایک ہی شیطان پہلے اس قدر اودھم مچا رہا تھا لیکن اب سوائے چند سو یا ہزار بشیری احمدیوں کے دنیا کے کروڑہا انسان الفضل کی پیشانی کی سیاہ سطور کے قول کے مطابق شیطان ہو گئے تو پھر دنیا کا کیا حال ہوگا۔ یقیناً اس کا جواب اُن مسلمان بھائیوں کو دینا چاہئے جو مرزا صاحب کو نبی تصور نہیں کرتے نامعلوم الفضل کے ایڈیٹر صاحب یہ کسطرح گوارا کرتے ہیں کہ اپنے گنے گنائے مریدوں کے سوائے سب کو شیطان کا خطاب دیدیں۔ بہرحال یہ سیاہ سطور تمام ہندو مسلمان عیسائی لوگوں کے دلوں کو دکھ پہنچانے والی ہیں۔ (۲۰ اکتوبر)

اہلحدیث:- ہمارے خیال میں اس کا جواب آسان ہے گو ایڈیٹر آریہ گزٹ نے بہت مشکل سمجھا ہے۔ پس آریہ گزٹ اور الفضل غور سے سنیں:

اونہوں نے خود غرض شکلیں کبھی دیکھی نہیں شاید
وہ جب آئینہ دیکھینگے تو ہم اون کو بتا دینگے

رومن کیتھولک پادریوں کا جنون

عیسائیوں کے دو فرقے بڑی تعداد میں ہیں رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ۔ موخرالذکر بائبل کو اردو وغیرہ زبانوں میں اشاعت کرتے ہیں۔ اول الذکر اس کے ترجمہ کو ناپسند کرتے ہیں۔ لاہور کے رسالہ مسیحی تجلی نے مندرجہ بالا عنوان سے اس کے متعلق ایک واقعہ لکھا ہے جو درج ذیل ہے (اڈیٹر)

"کرسچن ہیرلڈ" رقمطراز ہے کہ جزائر فلپائن میں جو پروٹسٹنٹ مشنری وہاں کے دیسیوں کے درمیان بشارت کا کام کرتے ہیں اُنہوں نے اشاعت دین کی خاطر چند ماہ ہوئے یہ اعلان کیا جو آدمی ایک بائبل خریدے اُسے بائیسکوپ (چلتی پھرتی تصویروں کا تماشا) کے تماشے کا ایک ٹکٹ مفت ملیگا۔ لوگوں کے لئے یہ ترغیب کافی تھی۔ بہت آدمیوں نے اس سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کی۔ یعنی تین روز کے عرصہ میں چھ ہزار جلدیں بائبل کی خریدلیں اور تماشے کا ٹکٹ مفت میں حاصل کیا۔ پروٹسٹنٹ مشنریوں کی یہ کارروائی قابل اعتراض نہیں بلکہ بہت اچھا کیا۔ جو انجیل فروخت کرنے اور لوگوں کو اس کی مبارک تعلیم سے مستفید ہونے کا ذریعہ بہم پہنچا دیا۔ مگر وہاں کے رومن کیتھولک مشنری یہ حالت دیکھکر چراغ پا ہوئے۔ یہ لوگ بائبل کے ترجمہ اور فروخت کے سخت دشمن ہیں۔ انہوں نے یہ اعلان کیا کہ جو آدمی بائبل واپس لاکر دے اُسے تماشے کا ٹکٹ مفت ملیگا۔ چنانچہ سینکڑوں آدمی اپنی بائبلیں واپس لائے اور ٹکٹ مفت پایا۔ جب وقت مقررہ پر لوگ تماشا دیکھنے کو جمع ہوئے تو تمام بائبلوں کو اکٹھا کرکے آگ لگا دیگئی یہ کیسی ناپاک حرکت ہے اور ان لوگوں کی طرف سے ہوئی جو خداوند کے مبارک نام سے کام کرنے اور دنیا کو مسیح کے پاس لانے کے دعویدار ہیں خدا ان سے سمجھیگا۔ ([illegible])

کانفرنس اخبار اور جماعت اہلحدیث

نمبر ۱۳

(از مولوی محمد یوسف صاحب شمس فیض آبادی)

اہلحدیث ایک ایسی جماعت کا لقب ہے جسکا مذہبی نام مسلمان ہے۔ اہلحدیث نام تو فن حدیث میں انہماک اور مشغولیت اور اس کے ماہر ہونیکی وجہ سے ہے اور اس لحاظ سے یہ جماعت اہل قرآن کہلانے کی بھی مستحق ہے کیونکہ قرآن پاک کی صحیح تفسیر وہی ہو سکتی ہے جو الہامی مفسر روحانی مذکر سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول و فعل سے ہو۔

نیز اسی وجہ سے یہ جماعت اپنے کو اہل فقہ کہہ سکتی ہے کیونکہ قرآن وحدیث میں تفقہ کرنے والے ہی اہل فقہ کہلانے کے مستحق ہیں نہ ادھر ادھر کے اقوال و آرا کی پیروی کرنیوالے۔

پس یہ پاکیزہ جماعت جس کا مذہبی نام سوائے مسلمان کے اور کچھ نہیں ہو سکتا اپنے فن اور علم و توغل کی وجہ سے اہل قرآن۔ اہلحدیث اور اہل فقہ کہی جا سکتی ہے اس بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم سب کچھ ہیں مگر ہائے پھر بھی یہ بھی کہنا پڑتا ہے کہ ہم کچھ بھی نہیں۔

حضرات! آپ میری ژولیدہ بیانی پر متعجب ہوکر یہ نہ کہدیں کہ یہ کیا کہ ہم سب کچھ ہیں اور پھر کچھ بھی نہیں؟ سنئے! غور سے سنئے!!

کُنتُم خَیرَ اُمَّۃ کا پیارا خطاب ہمارے لئے ہے اس سے تو معلوم ہوا کہ ہم سب کچھ ہیں مگر اس کے معیار پر تو نظر فرمائیے اُسکی علتوں اور دلیلوں پر توجہ کیجئے۔ پڑھئے تُؤمِنُونَ بِاللّٰہِ وَالیَومِ الآخِرِ وَتَأمُرُونَ بِالمَعرُوفِ وَتَنهَونَ عَنِ المُنکَرِ یعنی تم لوگ اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتے ہو۔ اور معروف کا حکم دیتے ہو اور منکر سے روکتے ہو۔ پس اگر یہ تینوں باتیں ہم میں ہوں تو ہم خیر امت ہو سکتے ہیں۔ نہیں تو نہیں۔ اللہ اور روز حشر پر ایمان رکھنے کے تو سب مدعی ہیں مگر کوئی کسی کے دل اور نیت سے تو واقف نہیں یہ تو علیم بذات الصدور کی صفت ہے۔ رہگیا ظاہری اور شرعی حکم سو افعال ظاہری پر مترتب ہوتا ہے جیسے حدیث صحیح میں تارک

صلوٰۃ کو صاف صاف کافر کہا ہے۔ سلف کوئی اس کی لمبی تاویلیں کرے اور اپنی اپنی اونچ اونچ بچے مگر حدیث رسول کے الفاظ فقد کفر صاف اور صریح اور روشن ہیں اسی طرح زانی زنا کے وقت۔ شارب الخمر شراب پینے کے وقت مومن نہیں رہتا۔ اب کوئی بات بنائے اور کہے اس سے یہ مراد ہے وہ مراد ہے۔ ہم کہینگے اصل مراد اور اصل تاویل تو اللہ سے زیادہ کسے معلوم ہو سکتی ہے۔ باقی رہی ہم تو ظاہر کی الفاظ کے موافق کہینگے۔

پس اس اصول سے اس حدیث من رای منکم منکراً فلیغیرہ بیدہ الخ کے صاف معنی سمجھ میں آتے ہیں یعنی جو تم میں سے برا کام دیکھے اُسے ہاتھ سے مٹادے وہ مومن ہے ورنہ زبان سے اگر اتنی طاقت بھی نہ ہو تو دل سے اگر یہ بھی نہ ہو تو رائی کے دانہ بھر بھی ایمان نہیں۔

اس پاک حدیث کو آیت شریفہ سے صاف صاف مطابقت ہے کیونکہ ہمارے سلف صالحین رحمہم اللہ کا یہ دستور تھا کہ جب وہ کوئی حدیث پاتے اُن کو اس کی تصدیق اللہ کی کتاب میں ملتی۔

اب تُؤْمِنُونَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ (یعنی تم اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو) کو تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ کے ساتھ دیکھئے اور حدیث نبوی پر غور کرنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آیت و حدیث دونوں کا مطلب ایک ہی ہے۔

اب مضمون کا نتیجہ سنئے! جماعت اہلحدیث چونکہ خیرامت ہے اور یہی ایک جماعت ہے جو اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتی ہے جسکی صفت امر بالمعروف ونہی عن المنکر پر موقوف ہے اور یہی وہ کام ہے جسکے لئے کانفرنس اور اخبار اہلحدیث کی ضرورت ہے کانفرنس جماعت کی طرف سے اسی کام کے لئے قائم کی گئی ہے اور اخبار کا بھی یہی مقصد ہے لہذا اگر دونو کو ہم ترقی پر نہ دیکھیں تو کہہ سکتے ہیں کہ جماعت کا قصور ہے۔

آج ہم اپنی جماعت کو یہ سنا کر کہ تم ہی خیرامت ہو تم ہی ہو الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ کی نعمت دیا بھیجتا ہے۔ تمہاری برکات سے وحدت

رسول ضلالت پر نہیں جمع ہو سکتی جس کے لئے ارشاد ہے (لا تجتمع امتی علی الضلالۃ)۔ ہاں ہاں مراد مستقیم کے پیچھے رہرو نہیں ہو۔ مصلح دین تمہارا ہی لقب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تمہیں کو کہہ گئے ہیں ہم الذین یصلحون ما افسد الناس من بعدی من سنتی (بیشک) وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا کے عامل اور اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ کی حکمبرداری میں کامل نہیں ہو۔ خدا کے لئے اٹھو جاگو! اشاعت دین کے لئے کمر باندھو!! اخبار کو ترقی دو۔ کانفرنس کو زور شور سے چلاؤ اور دیگر وسائل اختیار کرو!!!

لندن کی ہوٹل کا دلچسپ نظارہ

یورپ کے جنگ کو چھڑے ابھی تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا۔ شاید دو ہفتے ہوئے ہونگے کہ لندن کے ایک نہایت عالیشان ہوٹل میں ایک معزز فوجی افسر کی بیوہ معہ اپنی خادمہ کے وارد ہوئی۔ ہوٹل کے منیجر نے اپنے معزز مہمان کو ہاتھوں ہاتھ لیا اور ایک فسٹ کلاس کمرے میں بہترین جگہ پسند کر کے لیڈی صاحبہ فروکش ہوئیں۔ نو وارد مہمان کوئی معمولی عورت نہیں تھی بلکہ امراء میں سے ایک معزز خاتون تھی۔ کچھ عرصہ ہوا کہ اس کا معزز شوہر جو گورنمنٹ اور ملک میں یکساں ہر دلعزیز جنگی افسر تھا اور اپنی قیمتی خدمات سے بہت کچھ ناموری حاصل کر چکا تھا قضائے الہی سے فوت ہو گیا۔ بیوی کے دل پر شوہر کی وفات سے قدرتی طور پر جو صدمہ پہنچا تھا اس کے مفصل اظہار کی یہاں ضرورت نہیں۔ شب و روز مرغ بسمل کی طرح تڑپتی تھی۔ آخر ڈاکٹر کے مشورہ اور عزیزوں کی رائے سے دل بہلانے کے لئے لیڈی صاحبہ نے یورپ کے مختلف ممالک کی سیاحت کا ارادہ کیا اور حال ہی میں فرانس روس اور جرمنی میں چار ہفتے بسر کر کے اپنے وطن میں واپس آئی تھی اور اس ہوٹل میں فروکش ہوئی۔ لیڈی موصوفہ کو جنگ کے معاملات میں بہت دلچسپی ہے اور جیسا کہ ایک فوجی افسر کی بیوی کو فوجی معاملات میں رائے زنی کرنے سے دلچسپی ہو سکتی ہے یہ بھی اکثر اپنے ملنے والوں سے جنگ کے ہی معاملات پر گفتگو کر کے اپنا دل بہلاتی ہے بلکہ جنگی حلقوں میں اس کی بڑی عزت کیجاتی تھی۔

ہوٹل میں فروکش ہوئے تیسرے روز جبکہ ملٹری اور سول نوجوان انگریز سموکنگ روم میں بیٹھے تھے اور جنگ پر رائے زنیاں ہو رہی تھیں ہر ایک اپنی اپنی رائے آزادانہ ظاہر کر رہا تھا کہ اس معزز بیوہ خاتون کی خادمہ جو قدرتی طور پر خاموش مزاج اور سنجیدہ و خدمتگذار معلوم ہوتی تھی چپ چاپ دروازہ کی آڑ میں آکھڑی ہوئی اور سب باتوں کو غور سے سننے لگی۔ مگر کمرے کے مکینوں نے اس بات کو بالکل معلوم نہ کیا کہ آیا ہماری باتوں کو کوئی اور بھی سن رہا ہے یا نہیں اور مزے سے وہ عورت جس کا نام مسز ونٹزی تھا اخذ کرتی گئی۔

ایک نوجوان فوجی افسر کسی ضرورت کے لئے اچانک باہر نکلنے لگا اور اس نے دیکھا کہ ایک عورت دروازہ کے پاس ان باتوں کو سن رہی ہے۔ معاً اس کے دل میں شک گذرا کہ اس جگہ اس حالت میں کھڑے ہونے سے سوائے جاسوسی کے اس کا اور کوئی مطلب نہیں ہو سکتا۔ نوجوان افسر نے اس راز کو اپنے ہی سینہ میں محفوظ رکھا۔ مگر اس دن سے اس کی ٹوہ میں رہنے لگا اور خفیہ طور پر کچھ کارروائی شروع کر دی۔ ہوٹل کے نوکروں سے اس خادمہ کی نقل و حرکت کی بابت دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ ہر شام آٹھ بجے کے قریب اپنا کام نہایت عمدگی سے نبٹا کر کہیں چلی جاتی ہے اور پھر دس گیارہ بجے واپس آکر سوتی ہے مگر معلوم نہیں کہ کہاں جاتی ہے۔ معزز بیوہ سے بھی دریافت کیا گیا جس نے جواب دیا کہ دوران سفر جرمنی میں اس نیک عورت کو جو حد سے زیادہ خاموش اور شریف معلوم ہوتی تھی ایک دوست کی سفارش پر ملازمت میں لیا گیا تھا اور آج تک ہر قسم کا آرام اس کی ذات سے مجھے ملتا ہے۔ وہ اپنے فرض کو نہایت خوبی سے انجام

دیتی ہے۔ نوجوان افسر کے دل سے ابھی تک جاسوسی کا شبہ رفع نہیں ہوا تھا۔ کہ دوسرے ہی دن مسز ڈانٹرک بجے سے پہلے ہوٹل سے باہر نکلا۔ ٹوپی کو اس نے پیشانی پر جھکا لیا تھا۔ اور کوٹ کا کالر کھڑا کر لیا۔ تاکہ اس کی شکل کو کوئی پہچان نہ سکے۔

دوسرے دن کسی سرکاری ضرورت سے اسی نوجوان فوجی افسر کو انگلستان کے ایک ایسے مشرقی علاقہ میں جانا پڑا۔ جہاں جرمن جاسوسوں کا بہت زور ہے۔ اور جس علاقہ کی نسبت شک کیا جاتا ہے۔ کہ اگر خدانخواستہ جرمنوں نے انگلستان پر حملہ کیا تو اسی راستے سے وہ اپنی ناپاک کوششوں پر عمل پیرا ہونگے اس ساحل بحر کے موقعہ میں ایک چھوٹے سے ہوٹل کا مالک جرمن تھا۔ اور اس کا ہوٹل آج کل جنگ کے زمانہ میں ہر ایک انگریز کی آنکھ میں کانٹے کی طرح کھٹک رہا تھا۔ اور نہایت بے رونق ہو گیا تھا اس پر بھی اکثر خفیہ پولیس کے افسر اور فوجی حکام اس ہوٹل کے رہنے والوں کی نقل و حرکت کی نگرانی کرتے رہتے تھے۔ وہی نوجوان فوجی افسر اپنی کسی ضرورت کے لئے اس ہوٹل کے پاس سے ہو کر گذر رہا تھا۔ کہ اسکو ہوٹل کی کھڑکی میں سے ایک شکل نظر آئی۔ جو اس کی نظروں میں کسی قدر آشنا معلوم ہوئی۔ جب اس نے ذرا اور توجہ سے دیکھا۔ تو اسکو صاف معلوم ہو گیا۔ کہ یہ وہی خادمہ مسز ڈانٹرک ہے جس پر اسکو جرمن جاسوس ہونے کا شبہ ہے۔ مسز ڈانٹرک نے جب اس نوجوان کو دیکھا۔ تو سخت پریشان ہوئی۔ اور جھٹ کھڑکی بند کر کے کہیں چھپ گئی۔ افسر کے دل میں اگر پہلے اس کی جاسوسی کا صرف شبہ ہی تھا۔ تو اب یقین ہو گیا۔ اور بغیر زیادہ تحقیقات کرنے کے اس نے پولیس کی معرفت اس عورت کو گرفتار کر لیا۔

پہلے تو جرمن خادمہ نے زبانی ہی بہت سے سوال کئے گئے۔ اور کچھ کھوج لگانے کی کوشش کی گئی۔ مگر یہ بے سود ثابت ہوئی کیونکہ وہ کم گو اور بظاہر بھولی بھالی عورت تھی۔ بھلا ان باتوں سے کیا واقفیت ہو سکتی تھی۔ آخر لندن کے اسی ہوٹل میں واپس آ کر اس کے اسباب کی تلاشی لی گئی اس کے صندوق کو خوب الٹ پلٹ کر دیکھا۔ ایک ایک کاغذ اور ایک ایک کپڑا تہ و بالا کر دیا۔ مگر کوئی مطلب کی چیز برآمد نہ ہوئی۔ کہ جس سے اس کے برخلاف کوئی کارروائی کی جا سکتی۔ آخر جب مایوس ہو کر پولیس کے افسر واپس ہونے لگے۔ تو ایک سراغرساں نے بے ساختہ کہا۔

کیا اس صندوق کے نیچے کے حصہ میں کوئی چور خانہ تو نہیں بنا ہوا ہے۔ اس بات کی بھی ذرا تحقیقات کر لینی چاہئے۔ جب غور سے دیکھا گیا۔ تو مسز ڈانٹرک کا صندوق دوہرے پیندے کا معلوم ہوا۔ نیچے کے حصہ کو توڑا گیا۔ تو حاضرین کی حیرت اور استعجاب کی کوئی حد نہ رہی۔ غصہ کے مارے نوجوان انگریز دل کے خون کھولنے لگے۔ اور کیوں وہ اس قدر برافروختہ نہ ہوتے۔ جبکہ انہوں نے دیکھا۔ کہ صندوق کے پیندے میں سے اس قسم کے نقشے اور ڈاکومنٹ نکلے تھے جن سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ یہ عورت اس غرض سے انگلستان بھیجی گئی ہے۔ کہ جب جرمن والے انگلستان کے اس حصہ پر حملہ کریں۔ تو یہ عورت قصبہ کے فلاں پل کو بم کے گولہ کے ذریعہ سے فلاں وقت میں اڑا کر انگریزی فوج کو پریشان کرے گی۔

(ملخطہ نقد) (انتخاب لاحباب)

بقیہ مذہب کی ضرورت

"گذشتہ پرچہ میں اس مضمون کا ایک حصہ درج ہو چکا ہے۔ آج دوسرا درج ہے"

دوسرا اثر حکومت کا ہے جس کے لئے ہر قوم و ملت کا شخص ایک ملکی قانون کی پابندی پر مجبور رہے اور حقیقت میں حکومت کا اثر دوسرے اثرات سے زیادہ مرجح ہے۔ اور اس کی وجہ سوائے اس کے ذہن میں نہیں آتی۔ کہ حکومت کے نتائج فوری انسان پر مترتب ہونے لگتے ہیں اگر کوئی چوری کرتا ہے۔ تو اسی وقت پولیس میں گرفتار ہو کر سزا پاتا ہے۔ اگر کوئی قتل کرتا ہے۔ تو فوری حکم قصاص صادر ہو جاتا ہے۔ اسلام نے اس دائرہ کو نہایت وقعت کے ساتھ وسیع کر دیا ہے اور حکومت و حاکم کی اطاعت و پیروی کے بڑے تشدد کے ساتھ احکام نافذ کر دئے ہیں۔ قرآن کا کھلا فرمان ہے۔ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ یعنے خدا و رسول اور پھر حاکم کی پیروی کی جائے بہر حال مذہب اسلام اس امر کا مانع نہیں ہے۔ کہ قوانین دنیاوی کی پابندی کی جاوے مگر ہر مقام پر اسلام نے جو تاکید کی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اصول اسلام میں کوئی چیز مزاحم نہ ہو۔ نہ رسم و رواج کو مذہب میں دخل ہو سکتا ہے۔ اور نہ حکومت کا اصول مذہب پر کوئی اثر پڑ سکتا ہے۔ یعنے اس بات کا لحاظ ہر مسلمان کو ہونا چاہئے۔ کہ حاکم وقت کی پابندی کے ساتھ اصول مذہب کی پابندی کا خیال رکھا جاوے کیونکہ مذہب جو میرے مضمون کا تیسرا سبجکٹ ہے اس کا اثر انسانی قلوب پر جس طرح کہ ہو سکتا ہے وہ کسی دوسری شے کا نہیں ہو سکتا۔ اور انسان کو جو کچھ امن و آسائش کیا بلحاظ دنیا کے اور کیا بلحاظ آخرت کے نصیب ہو سکتا ہے۔ وہ اسی مذہب کی بدولت۔ کیونکہ انسان حکومت سے مجبور صرف بلحاظ التزامات ظاہری ہے۔ اور مذہبی حیثیت سے نیت پر بھی مجبور کیا جاتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللّٰہُ یعنے جو ظاہر کر دیا۔ چھپاؤ اوسکا حساب خدا کے پاس ہو گا۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اس فرمان خداوندی کے اثر سے انسان اپنی دلی چوریوں سے بھی مجتنب ہونے کی کوشش کرتا رہے گا۔ اور کوئی ایسا شخص نہ ہو گا۔ کہ ارتکاب جرم سے پیشتر خدا کا خوف اس کے دل میں جاگزین نہ ہوتا ہو یہی وجہ ہے کہ انسان ہر وقت اپنی نیت کو بھی ظاہری اسباب کے صاف و پاک رکھنے کی کوشش کرتا رہتا ہے اور جہاں تک ممکن ہو۔ نیکی پر کمربستہ رہتا ہے کسی کو تکلیف اور ایذا پہنچانے سے اجتناب کیا کرتا ہے۔ بہر حال جو کچھ اخلاق اور جو کچھ مروت اور عمدہ طرز معاشرت حاصل ہو سکتی ہے۔ وہ اسی

مذہب کی بدولت۔ مذہب کے نہ ہونے سے کبھی انسان صاحب خلق وصاحب مروت نہیں ہو سکتا۔ ظالم۔ جابر سرکش ہونا ایک لازمی امر ہے۔ غور کیجئے۔ کہ خصوصاً مذہب اسلام نے چھوٹے بڑے احکامات جو نافذ کئے ہیں۔ وہ عقلاً اس بات کی رہنمائی کرتی ہیں۔ کہ بغیر اس کے دنیا میں کوئی چارہ نہیں ہو سکتا۔ پسند عادت میں جہاں ارشاد ہوتا ہے۔ کہ اَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ یعنے سائل کو نہ جھڑک۔ وہاں سائل کو یہ حکم ہوتا ہے۔ کہ سوال کی بُری خو کو بہت جلد ترک کرنے کی کوشش کرے۔ لڑائی جھگڑے پر جہاں اسلام نے سبقت کرنے والے پر ملامت کی ہے۔ وہاں فریق مقابل کو بھی قابل ملامت اس وجہ سے سمجھا ہے۔ کہ فریقین کی نسبت میں یہ بات تھی۔ کہ ایک دوسرے کو مارے پیٹے۔ ان اصول کے لحاظ سے کون ہے۔ جو یہ کہنے کی جرأت کرے کہ مذہب سے بڑھکر کوئی اور شئے امن وآسائش سکھاتی ہے۔ اور کون ہے جو بغیر مذہب کے زندگی بسر کرنے کا دعوےٰ رکھتا ہے۔ بہر حال جملہ اخلاقی اصول جو ایک انسان بحیثیت اشرف المخلوقات کے اختیار کرنا چاہتا ہے۔ وہ مذہب سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ پس جب انسان کے لئے بغیر اخلاقی حالات درست کئے اور بغیر خود کو کسی کا سپرد بنائے کوئی چارہ نہیں۔ اور وہ علاوہ رسم ورواج یا حکومت کا پابند بھی ہوتا جاتا ہے۔ تو یہ عذر ہرگز قابل سماعت نہیں ہو سکتا۔ کہ مذہب کے تعلقات میں دہریت کو کام میں لا کر مذہبی پابندی سے انکار کیا جاتے۔ جیسے توقع ہے۔ کہ نوجوان انگریزی تعلیم یافتہ احباب ہر بات کی کوشش کریں گے۔ کہ جدید تعلیم سے دنیاوی ترقی کا کام لیکر مذہبی پابندی کو ہاتھ سے جانے نہ دیا جائے۔

(ابو نعیم)

غریب فنڈ میں مفصلہ ذیل آمد ہوئی۔ از فنڈ فنڈ ۔ از عبدالرزاق صاحب از آٹے گاؤں محمد ۔ سابقہ ۱۳ کل عہ۔ امیر الدین محمد ابراہیم مدرسہ مسلم (رسایل) محمد ابراہیم موضع کسانہ ضلع گوجرانوالہ عہ (رسایل) تمیز الدین احمد شہر بنارس عہ (رسایل) صدر الدین گھنٹہ کے بانگر عہ (رسایل) محمد خلیل مرزا پور عہ (رسایل) میزان کل عہ پانچوں سائلوں کے نام اخبار جاری کرکے باقی ۱ر عہ

منیجر

علمائے کرام سے سوالات

کیا فرماتے ہیں۔ علمائے دین۔ مولانا مولوی ابو الوفا ثناء اللہ و مولوی محمد علی لکھوی و مولوی عبدالجبار عمرپوری و مولانا سید عبدالسلام دہلوی۔ و مولوی محمد ابراہیم سیالکوٹی و مولوی ابو القاسم بنارسی۔ و مولوی عبدالواحد غزنوی لاہوری اور حافظ عبدالمنان وزیرآبادی۔ اس بارے میں۔ کہ زید چودہ۔ پندرہ سالہ ہے اور نامرد ہے۔ اور اس کی بیماری کی خبر اس کے والدین کو نہیں۔ زید کے باپ نے اس کی منگنی کر دی جب تک منگنی رہی۔ تب تک نہ اس کے سسرال کو اور نہ زوجہ کو اس کی بیماری خبر ہوئی۔ جب زید کی شادی ہوئی۔ اور اس کی زوجہ اس کے گھر آئی تو اس کو اس کی بیماری کی خبر ہوئی۔ تب اس نے اپنے والدین سے اپنے شوہر زید کی بیماری کی خبر کی۔ اسی طرح ہوتے ہوتے زید کے والدین کو بھی اس کے بیمار ہونے کی خبر ہوئی۔ کیا اس صورت میں زید کی عورت کو طلاق کی ضرورت ہے یا نہیں۔ اور اگر طلاق کی ضرورت ہے تو عدت بیٹھنا اس کو لازم آئے گا۔ یا نہیں۔ اور اگر طلاق کی ضرورت ہوگی۔ تو کیوں۔ جب کہ زید مدت سے بیمار ہے۔ اور وہ مرد ہی نہیں۔ اور نکاح ہمیشہ مرد کو ہی کرایا جاتا ہے جب زید مرد ہی نہیں۔ تو اس کا نکاح ہی نہیں ہوا۔ جب نکاح نہ ہوا۔ تو طلاق کی کس طرح ضرورت ہوئی۔ نہایت تحقیق کے ساتھ معتبر احادیث سے بذریعہ اخبار اہلحدیث جواب دیں۔ تاکہ ہر ایک صاحب پر مسئلہ روشن ہو جائے۔

سوال ۲۔ رفع یدین کرنے والے اہلحدیث کی اقتدا حنفی امام کے پیچھے جو رفع یدین نہیں کرتا۔ جائز ہے یا نہیں۔ اگر جائز ہے۔ تو جواز کا ثبوت حدیث قوی یا قول صحابہ کرام سے ہو۔ اور کیا خیر القرون میں یہ بات مل سکتی ہے۔ کہ اگر امام رفع یدین کرتا ہو۔ اور مقتدی نہ کرتا ہو۔ اور اگر مقتدی کرتا ہو۔ تو امام نہ کرتا ہو

(۳)

یہ بات اکثر عام مشہور ہے۔ کہ پیر صاحب شیخ عبدالقادر جیلانی کو بغدادی حنفیوں نے کفر کا فتوےٰ دیا تھا جن میں سے امام ابن جوزی بھی تھے۔ اور پھر انہوں نے ہی توبہ کی تھی۔ کیا کوئی صاحب اس امر کا ثبوت دے سکتا ہے۔ اگر کسی کے پاس ثبوت ہو۔ تو بذریعہ اخبار اہلحدیث مشکور فرماکے۔ اور بہتر ہوگا۔ اگر جس کتاب میں اس کا ثبوت ہو اس کی عبارت بھی نقل کر دیں۔

(راقم خریدار اخبار ہذا ۳۲۹۲)

سلسلہ علوم القرآن

قرآن مجید کی بلاغت مسلم ہے۔ بلاغت قرآن کے متعلق جناب مولوی ابو البرکات عبید اللہ صاحب نے سلسلہ شروع کیا ہے۔ چنانچہ اسی سلسلہ کے دو نمبر ہمارے پاس پہنچے ہیں۔ ہماری دعا ہے خدا اس سلسلہ کو قائم رکھے۔ ایک رسالہ میں مضمون ہے استفہام کی تحقیق مع تفصیل۔ دوسرے میں امر کی تحقیق۔ مضامین علمی ہیں۔ اس لئے ان کے سمجھنے کی کوشش چاہئے۔ قیمت اول کی ۱ر دوم کی ۲ر محصول علاوہ۔ پتہ۔ مولوی صاحب موصوف حیدرآباد دکن بنگلہ نواب سرفراز نواز جنگ۔

علم الفقہ۔ فقہ کی مروجہ کتابوں اور تصنیم پر جامع بحث۔ قیمت ۲ر

منیجر

متفرقات

محمدیہ کمپنی کی بابت لکھا جاتا ہے کہ چونکہ فیصلہ ہوگیا ہے یہ کمپنی کا سرمایہ بانٹ دیا جائے چنانچہ وصول شدہ رقم کو فی روپیہ ۱۳ ار تقسیم کا اعلان کیا گیا ہے اس اعلان کے مطابق ۷۔ نومبر تک جن جن صاحبان کی طلب پر روپیہ بھیجا گیا ہے۔ ان کے نام نامی حسب ذیل ہیں۔

امرتسر

منشی غلام محمد۔ خواجہ حبیب اللہ۔ شیخ فضلدین۔ عبدالعزیز ولد شیخ شیر محمد۔ شیخ دین محمد۔ فیض علی منشی مولابخش کشتہ۔ مولوی خیرالدین۔ فضلدین عبداللطیف۔ محمد یعقوب عطار۔ حکیم عزیزالدین۔ منشی خدابخش۔ حافظ عبداللہ۔ مولوی الٰہی بخش الہ دین لکڑی فروش۔ پسر دار خان۔ نبی بخش خیاط بابوجان محمد۔ اسمٰعیل ولد حبیب اللہ۔ میاں دیدار بخش ایلاوقنا ۔۔۔۔۔ ڈاکٹر عنقا اللہ۔ **دہلی** ڈاکٹر عبدالحکیم مع فرزندان۔ بہادرپور۔ مولوی فتح یاب خان۔ فضل کریم۔ مولوی محمد حیات۔ قصور منشی بدرالدین۔ فیض محمد تیجہ۔ گورداسپور۔ خواجہ عبدالرحمن گورداسپور۔ نظام الدین۔ الٰہی بخش جالندھر بابو برکت علی لودیانہ۔

اور بھی جو صاحب طلب کرینگے بھیجدیا جاویگا باقی روپیہ بھی وصول ہونے پر تقسیم ہوگا۔ انشاء اللہ۔

اہلحدیث کانفرنس کے دو نئے واعظ

مولوی عبدالستار حسن صاحب خلف مولانا عبدالجبار صاحب عمرپوری اور مولوی محمد جعفر خلف مولانا محمد سعید صاحب مرحوم بنارسی کا تقرر اہلحدیث کانفرنس کے زمرہ واعظین میں ہوا ہے۔ انکو جو رسیدات دی گئی ہیں۔ اسکی تفصیل ۔۔۔ ہے۔ مولوی عبدالستار حسن صاحب رسید بہی ۳۱ تا ۔۔ ۱۰۰ صفحہ ۔۔۔ اور مولوی ابوالمسعود محمود صاحب رسید بہی ۔۔۔ ۵۰۱ تا ۔۔۔ ۱۰۰ صفحہ ۔۔۔۔ یہ دونوں واعظین دورہ پر روانہ ہوگئے ہیں۔ جن جن مقامات پر انکا ورود ہو۔ برادران اہلحدیث کا فرض ہے کہ اونکو مدد دیں۔ تاکہ وہ اپنے فرائض اچھی طرح ادا کرسکیں۔ (سید عبدالسلام عفی عنہ جائنٹ سکرٹری اہلحدیث کانفرنس بازار بلیماراں دہلی)

اہلحدیث آنہ فنڈ کا جمع خرچ ۲۰۔ نومبر تک دفتر ہذا میں عید البقرہ کے آنہ فنڈ کی رقم صرف ۔۔۔ از منشی محمد صاحب پنشنر مظفر گڈھ ۱۱۱؍ از گجرانوالہ ۔۔۔ مرسلہ محمد حسین نصیر خاں ڈلیہ اور ۔۔۔ مرسلہ محمد سلیمان خدابخش از بھوانی ضلع حصار وصول ہوئے۔ امرتسر میں عید کے روز بارش تھی یہاں تو کچھ نہ ہوسکا۔ اور صاحب بھی اپنی محنت کی اطلاع دیں۔

اہلحدیث آنہ فنڈ دہلی اہلحدیث کے میدان تیس ہزاری میں عید کے روز نماز پڑھا کرتے ہیں۔ مولوی عبدالوہاب صاحب نماز پڑھاتے ہیں۔ اور خطبہ میں وعظ کہتے ہیں۔ اس دفعہ بھی آنہ فنڈ کا چندہ کیا گیا۔ عید کے ۔۔۔ وصول ہوئے۔ شیخ رحمت اللہ صاحب سوداگر صدر بازار اور محمد اشراق صاحب سوداگر صدر بازار نے وصولی چندہ میں بہت کوشش کی۔ کانفرنس ان کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ سید عبدالسلام جائنٹ سکرٹری

فتح اہلسنت۔ اس رسالہ میں تعزیوں کی حرمت اور جالندھری تعزیہ داروں کے مقابل علمی فتوحات مع فیصلہ چیفکورٹ درج ہے۔ اور ایک فتوے علماء حنفیہ کا راگ کی حرمت کے متعلق ہے ایک اور مضمون مرزائیوں کی تکفیر پر قیمت مع محصول ۲؍ خواجہ شمس الدین صاحب حنفی جالندھر محلہ ۔۔۔

جنازہ اور دعاء مغفرت نہایت رنج ہے کہ مولوی عبدالعظیم صاحب فوت ہوگئے عبدالرحمن از مقام ۔۔۔ ضلع پشاور۔ ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دعاء مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم

درخواست دعاء صحت میرے برادر مکرم منشی فضلدین صاحب کی اہلیہ عرصہ دراز سے بیمار ہیں ناظرین دعاء صحت فرمادیں۔ اللھم اشفہا شفاءً کاملاً (محمد منظور الکریم سب انسپکٹر پولیس جانسیفل ضلع ملتان)

علاج مرض جنبل اخی مکرم شیخ دین محمد صاحب سگنیلر سٹیشن ۔۔۔ ضلع ملتان آپ اس دوا کو کام میں لائیں۔ انشاء اللہ دائمی شفا ہوگی سم الفار ۲ ماشہ۔ سفیدہ ۲ ماشہ۔ نیلا تھوتھا ۲ ماشہ ان سب اشیا کو پیس کر سکہ گائی زبادہ ۲ ماشہ۔ خالص ۲ ماشہ۔ سیندور ۲ ماشہ۔ شیر ۔۔۔ ۴۔ تولہ میں حل کریں۔ اور مقام جنبل پر ضماد کریں زیادہ سے زیادہ تین روز تک استعمال کریں۔ اول تو ایک بار کے لگانے سے ہی فائدہ ہوجائے گا اگر کچھ بقیہ ہو۔ تو پورے تین روز تک ضماد کریں۔ یہ نسخہ بہت ہی مجرب ثابت ہوا ہے۔ اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آوے۔ تو بذریعہ جوابی خط کے اطلاع دیں۔ (ابوسعید محمد شریف از بھیٹیاں ضلع گوجرانوالہ ڈاکخانہ کامونکی)

ہندو کب سے نکلے ہم قوم کا ہندو ہوں مگر جانتا نہیں کہ ہندو دھرم کب سے نکلا ہے آپ مہربانی کرکے اخبار اہلحدیث میں اس سوال کو درج کرکے جواب دیں۔ کہ ہندو دھرم کب سے نکلا ہے۔ رام خوشی پر بھوا افریقہ۔

جواب۔ آج تک ہندو کی تعریف DEFINA-TION نہیں ہوسکی۔ آپنے اس مشکل میں ایک اور اضافہ کیا۔ کہ ہندو دھرم کب سے ہے۔ ہمارے خیال میں موجودہ ہندو دھرم منو کے زمانہ سے چلا ہے کیونکہ ہندو دھرم کا دارومدار منو سمرتی پر ہے۔ اور کوئی صاحب بھی جواب دینگے تو درج ہوجائیگا انشاء اللہ

مفید کتابیں

حزب اعظم۔ کا مطابق مع حزب مقبول کا فقط ۔۔۔ حزب اعظم سفید ۵۔ سر من یرہ ختم ترجمہ تفسیر سورہ بقرعم وعظ عزیزی شاہ عبدالعزیز صاحب کا ۱۳؍ تحفۃ الہند انگریزی ۔۔۔ جنات الفردوس ۔۔۔ درمنثور ترجمہ ۔۔۔ تیسیر عم ۔۔۔ ترجمہ الحدیث ۔۔۔ ۔۔۔ تیسیر القاری نصف آخر مجلد ۔۔۔ مفید الاحناف حصہ اول ۔۔۔ صحیح مسلم پارہ اول مترجم ۔۔۔

انتخاب الاخبار

انگریزی۔ روسی۔ اور فرانسیسی سلطنتوں نے سلطنت ترکی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔

انگریزی سلطنت نے بمشورہ حلیف سلطنتوں کے اعلان کیا ہے۔ کہ اسلامی مقدس شہروں کو حدود جنگ سے باہر سمجھا جاویگا۔ بشرطیکہ ہندی حاجیوں کو مزاحمت ہو

انگریزی جنگی جہاز نے عقبہ پر گولہ باری کی (عقبہ خلیج عقبہ پر بحیرہ قلزم میں جزیرہ نمائے سینا کے مشرق میں واقع ہے)

انگریزی اور فرانسیسی بیڑہ دردانیال پر گولہ باری کر رہا ہے۔ ترک قلعے جواب دے رہے ہیں

روسی سرکاری بیان مظہر ہے۔ کہ انہوں نے کردوں کی عظیم جمعیت کو منتشر کر کے ۳۔ نومبر کو بایزید پر قبضہ کر لیا۔ (بایزید روسی ترکی سرحد پر صوبہ ارمینیا میں ارارات سے ۵ امیل جنوب مغرب کو پانچ ہزار کی آبادی کا قصبہ ہے)

ترکوں نے روس کے جنگی جہاز سینوپ کو غرق کر دیا ہے۔

گورنمنٹ انگریزی نے مصر میں فوجی قانون نافذ کر دیا ہے۔

گورنمنٹ رومانیہ نے سامان حرب سے لدی ہوئی ۱۰۰ چھکڑے روک لئے ہیں۔ جو جرمنی نے ترکوں کو بھیجے تھے۔

ترک وزراء محکمہ تعمیرات عامہ۔ محکمہ تجارت اور محکمہ بحری نے استعفا دیدیا ہے۔

اخبار مارننگ پوسٹ مظہر ہے۔ کہ ترکوں کے شتری جیش اسمعیلیہ پر حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں (اسمعیلیہ نہر سویز پر مصر میں واقع ہے)

سلطنت انگریزی جزیرہ قبرص کو اپنے ساتھ ملحق کر لے گی (جزیرہ قبرص ایشیائے کوچک کے ساحل سے ۴۰ میل کے فاصلہ پر بحیرہ روم میں واقع ہے ۱۸۷۸ء سے یہ بھی مصر کی طرح انگریزی نگرانی میں ہے۔ رقبہ ۳ ہزار ۵ سو ۸۴ مربع میل ہے)

سلطنت ایران نے دول کو اپنی غیر جانبداری کا یقین دلایا ہے (وکلا پڑتی کیا ہوتی کا شوریہ)

ترک ارض روم میں اپنی فوج کو اکٹھی کر رہے ہیں جس کی تعداد ۹۰ ہزار تخمینہ کی جاتی ہے۔

ترکوں نے برٹش قونصل بصرہ اور وہاں کے انگریز سوداگروں کو روک لیا ہے۔

ایک انگریزی زیر آب چلنے والی کشتی سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہو گئی۔

ایک جرمن کروزر سرنگوں سے ٹکرا کر غرق ہو گیا۔

جرمن جنگی جہاز کالسروہے نے تین تجارتی جہاز غرق کر دیئے۔

جاپانیوں نے خلیج کیاؤ چو میں ایک جرمن سلح کشتی کو غرق کر دیا۔

بقول نامہ نگار با دنیر ایمڈن کے کپتان کے ماں باپ انگریز تھے۔

جرمنوں نے بلجیم میں جنگی قانون نافذ کر دیا ہے۔

بقول نامہ نگار ٹائمز جرمنوں نے للی کو خالی کر دیا ہے۔ اور افواج متحدہ اسپر قابض ہو گئی ہیں

مغربی میدان جنگ میں جرمن ہر جگہ پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ اور متحدہ افواج پیشقدمی کر رہی ہے

ہندوستانی سپاہ نے میدان جنگ میں حیرت انگیز شجاعت کا اظہار کیا ہے۔ تمام انگریزی اور فرانسیسی اخبارات اس کے کارناموں کی تعریف میں رطب اللسان ہیں

فرانس کے پریسیڈنٹ نے ۱۱۹ انگریز افسروں کو انکی بہادری کے صلہ میں لیجن آف آنرز کے تمغے عطا کئے ہیں۔

جاپانی گولہ باری سے سنگٹاؤ میں ایک اہم مقام الٹس ہل کو سخت نقصان پہنچا۔ اور اس کے قلعہ کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔

فیلڈ مارشل سر جان فرنچ نے ہندوستانی سپاہ کو انکی بہادری پر مبارکباد دی ہے۔

روسیوں نے اعلان کیا ہے کہ روسی افواج نے تمام خط محاذ پر فیصلہ کن کامیابی حاصل ہے۔ جرمن اب خط شرقی پرشیا پر خندق میں پناہ گزیں

روسیوں نے بلغ جیوہ پر قبضہ کر کے سامان حرب کی ایک مقدار عظیم گرفتار کی ہے۔

روسیوں نے گیلیس اور سینڈومرز والے خط تصادم پر آسٹریویوں کو شکست دیکر گیلیس اور سینڈومرز پر قبضہ کر لیا ہے۔

روسیوں نے گذشتہ ہفتے گیلیس کے جنوب میں بارہ ہزار قیدی اور چند چند توپیں گرفتار کی ہیں۔

آسٹریویوں نے سگل کی بدولت توسان پر شدید حملے کئے۔

سرویہ نے ترکوں سے اپنے تعلقات قطع کر لئے۔

بلغاریہ ابھی تک غیر جانبداری پر قائم ہے

برٹش مشرقی افریقہ کے سرداروں نے ۳ ہزار بکرے بکریاں گورنمنٹ کو پیش کی ہیں

تبت کی گورنمنٹ نے تمام چینیوں کو تبت کی حدود سے نکالدینے کا حکم دیا ہے

جرمن چینیوں میں انگریزوں اور جاپانیوں کے خلاف نفرت کا بیج بو رہے ہیں

جرمنوں نے پیکن گزٹ کو خرید لیا ہے

افسوس کی ہمدرد پریس کی دو ہزار روپے کی ضمانت ضبط ہو گئی (خدا حافظ)

گورنمنٹ پنجاب نے اپنے کم تنخواہ کے ملازموں کو قحط کا الاؤنس دینا منظور کیا ہے

امپریل ریلیف فنڈ ۴ ۵ لاکھ روپیہ جمع ہو گیا ہے

اعلان جنگ کے وقت جرمن کے ۳۵ ۴ تجارتی بسٹیمر سمندروں میں موجود تھے جن کی مجموعی قیمت ۲۰ کروڑ پونڈ ہوگی۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ان میں سے ۱۰۰ سٹیمر پکڑے جا چکے ہیں۔ جن کی قیمت ۴ کروڑ کے لگ بھگ ہے

ترکی فوج کا کمانڈر انچیف وائس ایڈمرل انڈس ہے جو جرمن ہے۔ جرمنی سے کئی سو نئے افسر قسطنطنیہ پہنچے ہیں۔ کئی سو جرمن آدمی بھی ترکی بیڑہ پر کام کرنے کے لئے آئے ہیں

ترکوں نے باطوم پر گولہ باری کی ہے۔ (یہ مقام بحیرہ اسود کے کنارے پر ہے)

مومیائی

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل و دق دمہ کھانسی ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بوڑھے بچے جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کی جا سکتی ہے۔ سردیوں میں خصوصاً نہایت مفید ہے۔ (ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوگی)

قیمت فی چھٹانک ۸/ دو چھٹانک ۱۴/ پاؤ بچہ ۱/۱۲ مع محصولڈاک وغیرہ۔ ممالک غیر سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب شیخ نجیب اللہ صاحب مقام سعدیک ضلع بالیسر سے لکھتے ہیں: ۳ چھٹانک مومیائی ذریعہ ویلیو پارسل کے پتہ ذیل سے روانہ کریں آپ کی مومیائی سے لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ جلدی ارسال کریں بہت لوگ خواہشمند ہیں (۵ اکتوبر ۱۴ء)

جناب منشی محمد علی صاحب گھوڑا گھاٹ ضلع دیناجپور لکھتے ہیں: آپ کا مومیائی استعمال کرکے فائدہ ہوا۔ اب از راہ مہربانی ایک چھٹانک مومیائی جلدی روانہ کریں (یکم اکتوبر ۱۴ء)

جناب ابو النعمان صاحب از مستونا تحصیل منگلاڈھ لکھتے ہیں: ایک چھٹانک مومیائی بپتہ ذیل ۔۔۔ ویلیو کر دیجئے۔ آپ کی یہ دوا واقعی نافع ہے۔ (۱۵ اکتوبر ۱۴ء)

جناب مولوی محمد عبدالرحیم صاحب مقام انبوہ ضلع بیر بھوم ملک بنگال سے تحریر فرماتے ہیں: جناب کی مومیائی جو میرے ایک دوست کے واسطے منگوائی گئی تھی بحمد اللہ بہت مفید ثابت ہوئی۔ ان میں بہت ضعف تھا ایک وہ جسے بچکی کی اکثر دمہ کھانسی میں خون آتا تھا ... مومیائی کا ... جلدی بھیجئے (۱۹ اکتوبر)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

اسلام اور علما ر نیرنگ۔ اسلام کی عظمت مع فضیلت کا تذکرہ اور بعض فاضلوں سے مختص کے علم و زبان ۔۔۔ قیمت ۳/

نہایت مفید ضروری اور کارآمد کتابیں

حمائل شریف معرا نہایت خوشخط۔ عمدہ کاغذ۔ لکھائی چھپائی۔ صحت لفظ لفظ علیحدہ علیحدہ۔ شروع میں قرآن مجید کے جملہ مضامین کی فہرست بحروف تہجی اردو میں دی گئی ہے اخیر میں حقوق سیپارہ علی مذکورات ذریات کی تفصیل درج ہے۔ تقطیع اوسط۔ سفر و حضر دونوں میں کارآمد ہے خصوصاً بچوں۔ بوڑھوں۔ اور عورتوں۔ لڑکیوں اور آموزلڑکوں کے لئے نہایت مفید۔ اصلی قیمت ۱۲/ رعایتی مجلد مع محصول صرف ۱۰/

سفری جیبی حمائل شریف مترجم یہ حمائل شریف کا تو ساز ہے۔ نہایت خوشخط۔ صحیح۔ ترجمہ ہوا ہے مالک میں عام طور پر پسند کی گئی ہے سفر میں نہایت کارآمد۔ جلد چرمی خوشنما۔ مع محصول رعایتی ۱۲/

لغات القرآن۔ اس میں قرآن شریف کے جملہ الفاظ کو حروف تہجی کی ترتیب پر جمع کر کے ہر ایک لفظ کے ساتھ اس کے معانی و مصادر۔ ماخذ مجرد۔ درج ہیں۔ مزید استفادہ کے لئے شروع میں مختصر طور پر عربی گرامر کے قواعد بھی بتا دئے ہیں۔ تاکہ مبتدی کو الفاظ قرآن کے معانی سمجھنے میں آسانی ہو۔ غرض اس کے مطالعہ سے ایک اردو دان قرآن مجید کے معانی و مطالب سے کامل واقفیت حاصل کر سکتا ہے۔ اصلی قیمت باجلد ۱۲/ رعایتی مجلد مع محصول ۸/

انسان کامل عارف ربانی سید عبدالکریم صاحب گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الانسان الکامل کا سلیس اردو ترجمہ مع مختصر تذکرہ مصنف۔ اس میں تصوف کے تمام اصول و فروع و اصطلاحات کی پوری تشریح موجود ہے۔ احدیت۔ واحدیت۔ عما۔ قلب۔ مدارج کتب آسمانی۔ فرشتگان۔ کرسی۔ لوح قلم۔ وغیرہ کے اسرار و معانی کا ذکر نہایت شرح و بسط سے کیا گیا ہے۔ اصلی قیمت للعہ رعایتی مع محصول صرف ۱۲/

شرح فصوص الحکم عربی۔ (از مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ) اہل تصوف کے نزدیک جو رتبہ امام اکبر حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی فصوص الحکم کو حاصل ہے بمشکل ہے کسی کتاب کو حاصل ہوا ہوگا۔ یہ کتاب حقائق و معرفت سے مملو ہے۔ اور اس پر مولانا جامی کی شرح سونے پر سہاگہ کی مثال ہے۔ نہایت صحیح نسخہ بڑی شکل اور پوری احتیاط سے چھپا ہے۔ اصلی قیمت للعہ رعایتی مع محصول صرف ۱۲/

خیر کثیر در اثبات وجود رب قدیر۔ مغربی تعلیم کے فیض یافتہ اصحاب کو جو ذات باری کی ہستی کے متعلق شکوک و شبہات پیدا ہوتے ہیں۔ ان کا جواب فاضل مصنف نے عقلی و نقلی طریق پر اس خوبی سے دیا ہے۔ کہ معترض کو ذات باری تعالیٰ کی ہستی کا یقین شاہد ہو جاتا ہے۔ مخالفین کے ہر ایک تازہ اعتراض کا دندان شکن جواب۔ قیمت ۸/

تحفۃ النساء یا فیملی ڈاکٹر ایک مستند مسلمان فاضل ڈاکٹر کی تصنیف۔ پیش بہا تحفہ دلہنوں کیلئے حضور لیڈی صاحبہ لفٹنٹ گورنر پنجاب کی منظور و مقبول شدہ۔ اس میں عورتوں کے جملہ امراض و کیفیات حمل۔ شکایات حیض و نفاس حمل۔ اسقاط اٹھرا وغیرہ کے علاوہ بچوں کے متعلق جملہ تکلیفات کے اسباب و علاج و علامات۔ مع علاج و مفید ہدایات اور مجرب نسخہ جات۔ ترکیب بڑی شرح و بسط سے بیان کئے گئے ہیں اس کتاب کا ہر گھر میں ہونا نہایت ضروری مفید اور کارآمد ہے۔ قیمت ۱۲/

ملنے کا پتہ منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈاکخانہ کھیکاں

نصیحت الواعظین بافت وصایا سید المرسلین

بے نظیر کتاب ۔۔۔ طرز میں تھی نرالی مسلمانوں کے ۔۔۔ کو لے
۔۔۔ و سرور ۔۔۔ ان کے ایمان کو قوت و تازگی دینے
والی۔ واعظین کو بہت مفید۔ خصوصاً مدارس اسلامیہ
کے طلبہ کو جو بغرض مہارت وعظ ایسی کتب کی تلاش
میں ۔۔۔ ہیں بے حد سود مند ہے۔ اس میں دس بیان
ہیں۔ اول بیان پہلے قرآن عظیم کی دس آیتیں ۔۔۔
۔۔۔ کی فضیلت و بزرگی عیاں
۔۔۔ کا ترجمہ و شان نزول
۔۔۔ و تبارک ۔۔۔
۔۔۔ آیت کے موافق آں
حضرت ۔۔۔ صفات و فضائل خصائل
شمائل اور احادیث و روایات صحیحہ و مواعظ و اشعار رائقہ
لائے گئے ۔۔۔ اور موقع بموقع برائے دلچسپی ناظرین و سامعین
مثنوی مولانا روم ۔۔۔ لائی گئی ۔۔۔
دوبالا ہو گیا۔ حجم کتاب ۔۔۔ صفحہ۔ قیمت فی جلد ۸/
محصولڈاک علاوہ۔ تاجروں کو بہ نرخ تاجرانہ ۔۔۔

درخواست میں اخبار کا حوالہ ضرور ہو

مولوی محمد حشمت علی بانس بریلی محلہ گڈھیا

کتبخانہ ثنائی امرتسر کی مختصر فہرست کتب

تفسیر ثنائی اردو

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے
ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے
دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے
تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ
با محاورہ کے درج ہے۔ دوسرے کالم میں ترجمے کے
مشکل ۔۔۔ کو تفسیر میں بڑی تشریح کی گئی ہے۔ ۔۔۔
۔۔۔ میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل
عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں! ایسے ۔۔۔ دلچسپ تفسیر
۔۔۔ ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست
دلائل ۔۔۔ سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے
۔۔۔ (الصافات) ۔۔۔

۔۔۔ اور لکھنے کے چاہو ۔۔۔ تفسیر ساتھ جلد ۔۔۔
۔۔۔ سے چھ جلدیں طیار ہیں ۔۔۔
۔۔۔ اول۔ سورہ فاتحہ و بقرہ ۔۔۔ عہ
" دوم ۴ سورہ آل عمران و نساء "
" سوم ۔۔۔ سورہ مائدہ۔ انعام۔ اعراف "
" چہارم ۔۔۔ انفال ۔۔۔
" پنجم تا سورہ فرقان " عہ
" ششم تا سورہ یٰسین " عہ
چھ جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے مع محصول
۔۔۔

تقابل ثلاثہ } توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ
قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت۔ عیسائیوں کی بحث
کا انقطاعی فیصلہ۔ قیمت مع محصول ۔۔۔ عم

اجتہاد و تقلید۔ اس کتاب میں اجتہاد و تقلید ۔۔۔
۔۔۔ بحث کی گئی ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت

القرآن العظیم۔ قرآن مجید کے الہامی ۔۔۔
۔۔۔۔ قیمت ۱/

الہام۔ الہام کی تشریح اور آریوں کی
تردید۔ قیمت ۱/

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن
مولوی عبداللہ چکڑالوی اہل القرآن کے مفصل رسالہ
متعلقہ نماز کا کامل جواب قیمت ۲۰/

الہامی کتاب۔ وید و قرآن کے الہام پر
مسلمان اور آریہ عالموں کی دلچسپ بحث ۶/

تبر اسلام۔ مباحثہ ۔۔۔ آریہ کے رسالہ ۔۔۔
۔۔۔ کا جواب ۔۔۔۔ قیمت ۴/

تہذیب۔ ۔۔۔ کے فرائض ۱/
۔۔۔ وید اور دیگر آریہ کتابوں سے
۔۔۔ ہے۔ قیمت ۱/

ادب العرب۔ صرف و نحو عربی کو ۔۔۔
طرز سے لکھ دیا ہے۔ ۔۔۔
مطلب سمجھ لے۔ اور کامیاب ہو سکے ۔۔۔
نے پسند فرمایا ہے۔ قیمت

شمائل النبی۔ شمائل ترمذی کا ۔۔۔
ترجمہ قیمت ۱/

مناظرہ ۔۔۔ } ۔۔۔ مناظرہ جو ۔۔۔
۔۔۔ سے ہوا تھا۔ قیمت ۔۔۔ ۴/

۔۔۔ وید۔ ۔۔۔ کی مادہ
تصنیف جس میں ویدوں کے غیر الہامی ہونے کا ثبوت
دیا ہے۔ قیمت ۶/

۔۔۔ الاسلام بجواب تہذیب الاسلام
۔۔۔ جلد اول ۳/ جلد دوم ۳/
جلد سوم ۳/ جلد چہارم ۳/ چاروں
کی قیمت علاوہ محصول ڈاک ۸/

اہلحدیث کا مذہب۔ فرقہ اہلحدیث ۔۔۔
کے مسائل کا بیان ۳/

السلام علیکم۔ اسلامی سلام کے
۔۔۔ قیمت ۱/

۔۔۔ بدعت۔ بدعات کا رد ۱/

۔۔۔ و ۔۔۔۔ اتفاق کا سبق دینے والا
۔۔۔ قیمت ۳/

اسلامی تاریخ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی
کے حالات مبارک بچوں کے لئے بہت مفید ۱/

اسلام اور برٹش لا۔ یعنی سیاست محمدیہ اور قوانین
انگریزیہ کا مقابلہ دکھا کر بدلائل ثابت کیا ہے کہ اسلامی
قانون موجب فلاح ہے ۴/

بحث تناسخ۔ تناسخ اور مادہ کا ابطال
۔۔۔ رسالہ قیمت ۲/

شادی بیوگان اور نیوگ ۱/

رسوم اسلامیہ۔ رسوم قبیحہ کی تردید ۱/

صحیفہ محبوبیہ۔ ۔۔۔ رسالہ صحیفہ آصفیہ
کا جواب اور مرزا صاحب کی تردید ۔۔۔ ۴/

حدوث دنیا۔ ۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔ مطبع ۔۔۔ امرتسر میں ۔۔۔ گوبند سنگھ مینیجر نے چھاپا۔ اور مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل پروپرائٹر نے امرتسر سے شائع کیا